ایک نئی لوری

[اُن پھول جیسے یتیم و یسیر بچوں کے لیے جن کے ماں باپ کو زلزلے نے نگل لیا]

مُشکِ دم ساز لیے، مرہمِ دل دار لیے
چشمِ غم خوار میں شیرینیِ گفتار لیے
ان اندھیروں میں، سسکتے ہوئے ویرانوں میں
رنگِ گُل زار لیے، مشعلِ انوار لیے
چاروں سمتوں سے سفر کرتی ہوئی بادِ نسیم
آئی ہے تیرے لیے ابرِ گہر بار لیے
دستِ اُلفت میں مسیحائی کا پیغام لیے
تھک گئی ہیں تری سانسوں کی طنابیں، سوجا
مُضمحل ہیں تری آنکھوں کی یہ شمعیں، سوجا
سوجا، سوجا،
تُو اکیلی ہے بہت، رنج گراں بار بہت
وقتِ غم ناک بہت، رُت بھی شرر بار بہت

یاد قاتل ہے، تری رُوح بہت گھائل ہے
غم سمندر ہے، مگر چشم بہ رَہ ساحل ہے
کُنجِ ہم دَم سے اُبھرتے ہیں دل آرام سحاب
ہے ترے واسطے ہر ہاتھ میں خوش آب گلاب
رات بھاری ہے، مگر رات گزر جائے گی
زخم کاری ہے، مگر زخم بھی بھر جائے گا
جانتا ہوں، مرا اظہارِ بیاں عاجز ہے
میرا احساس فزوں تر ہے، قلم عاجز ہے
چشمِ نم ناک مگر میری سناتی ہے پیام
تھک گئی ہیں تری سانسوں کی طنابیں، سوجا
مُضمحل ہیں تری آنکھوں کی یہ شمعیں، سوجا
سوجا......سوجا......سوجا......

ساحل نومبر ۲۰۰۵ء

D:/Jang Artical/Ak Nai Lori.inp-11-11-005